تبصرے

از قلم
محمد سلیمان ظفر القاسمی معتمد۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف
اسلامک اسٹیڈیز۔ نئی دہلی ۶۲-۱۱

اقبال اور سوشلزم

از جسٹس ایس۔ اے رحمان (ریٹائرڈ جسٹس آف پاکستان)

تقطیع متوسط ضخامت ۸۰ صفحات قیمت ۶/-

پتہ: فردوس پبلیکیشنز، حکیم بلڈنگ، کشن گنج آزاد مارکیٹ دہلی ۶--۱۱

"سوشلزم"، جوکہ خالص ایک غیر اسلامی نظریہ ہے اس کا جوڑ علامہ اقبال کے ساتھ کیا جانا بالکل نامناسب بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ اقبال کی شاعری کے بنیادی خیالات نہ صرف اسلامی بلکہ وہ خالص قرآن وحدیث کی جامع تشریحات ہیں۔"

زیر تبصرہ مقالہ "اقبال اور سوشلزم" پاکستان کے ریٹائرڈ جسٹس ایس اے رحمان کا ایک قابلِ قدر کارنامہ ہے۔ یہ دراصل انگریزی مقالہ کا اردو ترجمہ ہے جو پاکستان کی ماہانہ ادبی مجلس "شام ہمدرد لاہور" میں پیش کیا گیا تھا یہ مقالہ اردو کے بہترین اسلوب بیان میں ڈھال گیا ہے شروع میں سوشلزم کی مختلف تعبیریں پیش کی گئی ہیں۔ کیوں کہ کتاب دل کی طرح سوشلزم کی بھی بہت سی تعبیریں ہوئی ہیں، مارکسی نظریات ارتقائی مرحلوں سے گذر کر آزاد تفسیروں کے طفیل اپنی افادیت یکسر کھو چکے ہیں حقیقت یہ ہے کہ مغربی یورپ کی ریاستیں جہاں سب سے زیادہ مارکسسٹ ازم کا چرچا ہوا، اب کارل مارکس اور اینجلز کے طبقاتی جنگ کے فرمان کو چھوڑ کر اپنی سوچ وفکر میں مبتلا ہیں اسی مسئلہ پر علامہ اقبال کے

شعری مجموعوں پر نظر ڈال کر اپنی فکر کو محدود کر لیا جائے تو اس سے بہت زیادہ غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں مثلاً بالِ جبریل میں اقبال کی مشہور نظم "فرمانِ خدا" قابلِ توجہ ہے جس میں باری تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ :-

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو ۔ کاخِ اُمرا کے در و دیوار ہلا دو

سلطانیِ جمہور کا آتا ہے زمانہ ۔ جو نقشِ کہن تم کو نظر آئے مٹا دو

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی ۔ اُس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

لیکن اسی قبیل کے اشعار سے یہ غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہئے کہ اقبال طبقاتی جنگ یا تشدد آمیز انقلاب کے حامی تھے جیساکہ اشتراکی چاہتے ہیں۔ کیونکہ علامہ اقبال نے پروفیسر آل احمد سرور کو ایک مکتوب میں لکھا تھا کہ بالِ جبریل کی نظم "تاتاری کا خواب" کے بارہ میں کہ تیمور کی روح کو اپیل کرنے سے تیموریت زندہ کرنا مقصود نہیں تیمور کی طرف اشارہ محض اسلوبِ بیان ہے"۔ جیساکہ واضح کیا گیا کہ اقبال اپنی نثری تحریروں میں اشتراکیت پر بھرپور تنقید کرتے رہے اس لئے ان کے شعری تخلیقات کا جائزہ لیتے وقت بھی اسلوب شعری کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کیونکہ جذبہ اسلوب میں بھی رنگ بھرتا ہے۔ اشتراکی عقیدے اور تصورات اقبال کے اس مختصر مطالعہ سے جو تصویر اُبھرتی ہے اور فکرِ اقبال کی بنیاد کیونکہ خالص اسلامی ہے اس لئے اقبال کی شاعری سے سوشلزم کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ اقبال جس قسم کے نظام کی ترجمانی کرتے ہیں وہ اسلام کا معاشی منصفانہ نظام ہے۔ بہرکیف یہ مقالہ اقبالیات پر ایک قابلِ قدر کارنامہ ہے اس لئے قابلِ مطالعہ ہے۔